صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 02 مئی 2017ء بمطابق 5 شعبان 1438ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہرتاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَـٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِیمِ۔

یَـٰٓأَیُّہَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُوا۟ کُونُوا۟ قَوَّٰمِینَ لِلَّہِ شُہَدَآءَ بِٱلۡقِسۡطِ ۖ وَلَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَـَٔانُ قَوۡمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعۡدِلُوا۟ ۚ ٱعۡدِلُوا۟ ہُوَ أَقۡرَبُ لِلتَّقۡوَىٰ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّہَ ۚ إِنَّ ٱللَّہَ خَبِیرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ۝ وَعَدَ ٱللَّہُ ٱلَّذِینَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ ۙ لَہُم مَّغۡفِرَةٌ وَأَجۡرٌ عَظِیمٌ۝ وَٱلَّذِینَ کَفَرُوا۟ وَکَذَّبُوا۟ بِـَٔایَـٰتِنَآ أُو۟لَـٰٓئِکَ أَصۡحَـٰبُ ٱلۡجَحِیمِ۝ یَـٰٓأَیُّہَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُوا۟ ٱذۡکُرُوا۟ نِعۡمَتَ ٱللَّہِ عَلَیۡکُمۡ إِذۡ ہَمَّ قَوۡمٌ أَن یَبۡسُطُوٓا۟ إِلَیۡکُمۡ أَیۡدِیَہُمۡ فَکَفَّ أَیۡدِیَہُمۡ عَنکُمۡ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّہَ ۚ وَعَلَى ٱللَّہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ۔

(ترجمہ): اے ایمان والوں! خدا کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔ اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ جہنمی ہیں۔ اے ایمان والو! خدا نے جو تم پر احسان کیا ہے اس کو یاد کرو۔ جب ایک جماعت نے ارادہ کیا کہ تم پر دست درازی کریں تو اس نے ان کے ہاتھ روک دیئے اور خدا سے ڈرتے رہوں اور مومنو کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِي۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ آج کا ایجنڈا بہت بڑا ہے میں ریکویسٹ کرتی ہوں کہ Please cooperate with me کہ ہم ٹائم پہ ختم کر سکیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Madam Deputy Speaker: Questions and Answers, please. First of all Questions/Answers. Janab Mufti Said Janan Sahib, Mufti Janan, Absent ہے تو یہ Lapse ہو گیا۔ Maulana Mufti Fazal Ghafoor Sahib, he was here in the morning, he was in my Chamber, Maulana Mufti Fazal Ghafoor Sahib، نہیں ہے تو یہ Lapse ہو گیا۔ جناب سردار حسین چترالی، جناب سردار حسین چترالی صاحب، نہیں ہے تو یہ Lapsed ہو گیا۔ جناب فخر اعظم وزیر صاحب۔

* 4761 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے دریاؤں اور سیلابی نالوں میں سیلاب سے بچنے کے لئے حفاظتی بند تعمیر کئے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ حکومت نے کن کن جگہوں پر حفاظتی بند تعمیر کئے ہیں اور ان پر کتنا خرچہ آیا ہے مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان (سینیئر وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ حکومت نے دریاؤں اور سیلابی نالوں میں سیلاب سے بچنے کے لئے مختلف جگہوں پر حفاظتی بند تعمیر کئے ہیں جس کی ڈویژن وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Madam Speaker, I am satisfied from the Senior Minister of Irrigation, so, I am going to withdraw my Question.

Madam Deputy Speaker: Okay, thank you very much, next Question, Mr. Fakhr-e-Azam Wazir.

* 4768 _ جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے تاحال ضلع بنوں کو فنڈ دیا گیا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال ضلع بنوں کو دیئے گئے فنڈ کی مکمل تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان (سینیئر وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) فنڈ فراہمی کی حلقہ وائز تفصیل درج ذیل ہیں۔

(ملین روپے)

2016-17	2015-16	2014-15	2013-14	PK
21.1823	-	-	-	PK-70
0.6676	15.38	-	-	PK-71
2.00	32.86	35.24	4.08	PK-72
1.50	27.995	7.166	-	PK-73

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Madam the same position is here .I am also to withdraw these Questions.

Madam Deputy Speaker: Thank you very much. Mr. Sardar Hussain Chitrali Sahib.

نہیں ہے تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ اچھا Okay ji, Finance Minister! You want to thank him okay.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): میں نے فخر اعظم صاحب کا جو جو سوالات تھے۔ میرے خیال میں فنانس کے بارے میں جو سولات تھے۔

جناب فخر اعظم وزیر: یہ آبپاشی کے بارے میں ہیں۔

وزیر خزانہ: اچھا ٹھیک ہے جو فنانس کے بارے میں ہیں تو میں ایڈوانس میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب میں فنانس کے بارے میں جو سوالات ہیں، اس کو Withdraw نہیں کرونگا بلکہ میں Present کرونگا اسکو میڈم! اور۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم! فی الحال Wait کریں جب آ جائے کوئسچنز۔ جناب سردار حسین چترالی صاحب، نہیں ہے تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ مفتی سید جانان صاحب، نہیں ہے تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ یہ مفتی سید جانان صاحب نے تو بہت ریکویسٹ کی تھی کوئسچنز کے لئے، سپیشل ریکویسٹ کی تھی آج کے لئے، اوکے جناب مفتی سید جانان صاحب، جناب مفتی جانان صاحب، تو جناب مفتی سید جانان صاحب

نہیں ہے تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ جناب سردار حسین چترالی صاحب، جناب سردار حسین چترالی صاحب، تو جناب سردار حسین چترالی صاحب نہیں ہے تو یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ جناب فخراعظم خان!

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Madam! This question 4761?

Madam Deputy Speaker: Yes.

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Madam! The same position is here, I am going to withdraw this Question.

Madam Deputy Speaker: Withdraw the Question. Okay, thank you Janab Fakhr-e-Azam Sahib.

جناب فخراعظم وزیر: میڈم یہاں میرا کوئسچن ہے آیا یہ درست ہے کہ موجودہ۔

Madam Deputy Speaker: Please, please read your Question number.

Mr. Fakhr-e-Azam Wazir: Madam! The Question number is 4765.

. Madam Deputy Speaker: Ji.

* 4765 _ جناب فخراعظم وزیر: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے 70 بلین روپے کا قرضہ ورلڈ بنک سے سود پر لیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ قرضہ کیوں لیا گیا اور یہ کہاں کہاں پر استعمال ہو رہا ہے نیز مذکورہ قرضہ سود پر لیا گیا ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی نہیں، موجودہ حکومت نے اب تک ایسا کوئی قرضہ ورلڈ بنک سے نہیں لیا ہے۔ البتہ بیرونی قرضہ جات پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ کار میں شامل ہیں۔

(ب) ایضاً۔

جناب فخراعظم وزیر: آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے 70 billion روپے قرض ورلڈ بینک سے سود پہ لیا ہے تو گورنمنٹ نے جواب دیا جی نہیں موجودہ حکومت نے اب تک ایسا کوئی قرضہ ورلڈ بینک سے نہیں لیا البتہ بیرونی قرضہ جات پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ کار میں شامل ہیں میڈم میرا سوال یہ ہے کہ مجھے حکومت بتائے کہ انہوں نے ستر بلین روپے کے لئے انہوں بہت ہی کوشش کی کہ اس کو سود پہ لیا جائے لیکن میرے خیال میں اس کے ہاتھ کچھ آیا نہیں ہے ابھی تک تو میں اپنے منسٹر صاحب سے یہ کوئسچن میرا ہے کہ اس کا مجھے جواب دیں کہ یہ آپ نے پیسے لئے ہیں کہ نہیں لئے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخراعظم Sorry فنانس منسٹر صاحب۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ میڈم سپیکر۔ میں فخر اعظم وزیر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے بات اٹھائی ہے اس کو جواب بھی دیا گیا ہے کہ As such حکومتیں قرضے لیتے بھی ہیں اور اس کے مشکلات بھی ہوتے ہیں اور اس کی پالیسی بھی ہوتی ہے۔ گو کہ ہم نے پچھلے بجٹ میں 12 ارب کا ایڈوانس اسمبلی سے ہم نے Approval بھی لی تھی لیکن تاحال ہم نے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، بابک صاحب ډیر Important جواب ورکوی هغه، جی۔

وزیر خزانہ: تو میں فخر اعظم صاحب کا مشکور ہوں کہ اس قسم کا قرضہ نہیں لیا گیا ہے ویسے اگر ہوتا تو ہاؤس کو پھر ہم Inform بھی کریں گے ہاؤس سے کچھ بھی چیز کوئی بھی چیز نہ ہم چھپا سکتے ہیں نہ چھپانے کی ہے تو ابھی تک کچھ قرضہ نہیں لیا گیا ہے اگر ہے تو انشاء اللہ پھر ہاؤس کے سامنے رکھیں گے لیکن ابھی تک کوئی قرضہ نہیں لیا گیا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: میڈم سپیکر! اگر انہوں نے قرضہ نہیں لیا تو انہوں نے یہ 125 ارب روپے کا جو ترقیاتی بجٹ ہے وہ کہاں کہاں سے پورا کیا ہے اس کا ذرا مجھے تفصیلات دیں پھر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی فنانس منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: فخر اعظم صاحب جو میں نے بالکل کلیئر سی بات کی کہ ورلڈ بنک سے کوئی قرضہ نہیں لیا گیا ہے۔ نہ کوئی پروگرام ہے اس حوالے سے اور میں نے اس لئے بات کی کہ حکومتیں اپنے منصوبے اور پالیسی کے مطابق چلتے رہتی ہیں اور حکومتیں قرضے لیتے رہتے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن ابھی تک ہم نے کوئی چیز نہیں لیا ہے۔ اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم صاحب فنانس منسٹر Is categorically saying that he Categorically وہ۔ hasn't taken any

جناب فخر اعظم وزیر: تو ٹھیک ہے میڈم تو پھر مجھے بتائیں کہ 125 ارب روپے انہوں نے کہاں کہاں سے لیا ہے قرضے۔ تو کوئی تو انکو پورا کر سکا۔ انہوں نے جو قرضے لئے ہیں۔ قرضے کی کوشش کر رہے تھے تو انہوں نے کس مد میں لیا اور کس سے لئے۔ ذرا انکی تفصیلات فراہم کریں بس۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فخر اعظم صاحب۔ فخر اعظم صاحب۔

وزیر خزانہ: میڈم سپیکر Let me to explain بات یہ ہے کہ میں نے جس طرح کہا ہے کہ حکومت کی پالیسی ہوتی ہیں Process ہوتی ہیں اور اسکو مشکلات ہوتے ہیں۔ کوئی اس میں وہ نہیں ہیں لیکن ہمارا سوچ   (مداخلت)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت، عنایت پلیز، پلیز میں کچھ بھی سن پا رہی ہوں۔

وزیر خزانہ: ہمارا خیال تھا ہمارا پروگرام تھا کہ ہم Revenue generation کے لئے ہم نیٹ ہائیڈرل پرافٹ کے حوالے سے کچھ Improvement کریں۔ ہم چاہیتے کہ ہم انرجی اینڈ پاور میں کچھ Improvement کریں یہ ہماری ایک تو پلان میں ایک پروگرام ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی ہمارے پلان ابھی تک نامکمل ہیں نہ ہم نے کسی سے قرضہ لیا ہے۔ گو کہ اگر ہم قرضہ لیں گے تو ریونیو جنریشن کے لئے کریں گے اور پھر اس پہ۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں ذرا یہ، Let me read the question آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے 70 بلین روپے قرضہ ورلڈ بنک سے لیا ہے سود پہ لیا ہے۔ جواب ہے جی نہیں۔ اگر اسکے علاوہ آپ کے کوئسچن ہے تو آپ Further لیں آئیں کہ وہ کیا کرینگے، کیسے کرینگے۔ وہ میں Further entertain کرونگی۔ اس میں وہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کے کوئسچن کا جواب نہیں ہے۔ Next فخر اعظم خان وزیر صاحب۔ پلیز کوئسچن نمبر Read کیا کریں، پلیز کوئسچن نمبر Read کریں۔

جناب فخر اعظم وزیر: کوئسچن نمبر 4769۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 4769   جناب فخر اعظم وزیر: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 17-2016 کے بجٹ کے کل حجم 505 ارب روپے میں سے 125 ارب روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے تھے جن میں نئی اور جاری سکیمیں شامل تھیں؟

(ب)   اگر (الف)   کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک 125 ارب روپے میں کتنے ریلیز ہو چکے ہیں اور اس کے برعکس کتنے پیسے دیئے گئے نیز تمام اضلاع کو جاری شدہ فنڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ):   (الف)   جی ہاں۔

(ب) 125 ارب روپے میں سے اب تک (یعنی تیسری سہ ماہی) 80.611 روپے (64.5%) ریلیز کئے جا چکے ہیں۔ اضلاع کو جاری شدہ فنڈز کی تفصیل ذیل ہے:

S.No	Grant No.	SECTOR	ALLOCATION 2016-17	RE-APPROPRIATION BY P&D	Additional Funds	Revised Allocation	Total Releases	%Releases Against

				Addl:/ Supply	Surrender	other Than Re-app:	2-=016-17	Against RE	RE
STATEMENT SHOWING TOTAL REVISED RELEASES AND REVISED ESTIMATES OF ADP 2016-17 AS ON 09.03.2017									
S.No	Grant No.	SECTOR	ALLOCATION 2016-17	RE-APPROPRIATION BY P&D		Additional Funds other Than Re-app:	Revised Allocation 2016-17	Total Releases Against RE	%Releases Against RE
				Addl:/ Supply (+)	Surrender (-)				
	50	Agriculture	3,991.000	0.000	1,180.519		2,810.481	2,096.610	75%
	50	Auqaf & Minority Affairs	366.000	0.000	0.000		336.000	274.500	75%
	50	Mines & Mineral Dev	622.000	0.000	0.000		622.000	393.602	63%
	50	Labour Welfare	85.000				85.000	20.547	24%
	50	Home	2,420.000				2,420.000	1,815.000	75%
	50	Social Welfare	460.000	0.000	0.000		460.000	345.000	75%
	50	Food	732.000				732.000	164.543	22%
	50	Forestry	2,007.000	0.000	0.000		2,007.000	1,777.128	89%
	50	Environment/EPA	57.000	0.000	0.000		57.000	42.750	75%
	50	Sports & Tourism	3,113.000		100.000		3,013.000	2,259.750	75%
	50	Industries	1,641.000				1,641.000	1,162.641	71%
	50	ST & IT	610.000				610.000	457.000	75%
	50	Information	180.000	546.200			726.200	581.200	80%
	50	Building	1,439.000		400.000		1,039.000	779.250	75%
	50	Housing	540.000				540.000	405.000	75%
	50	Transport	176.000	0.000	0.000		176.000	132.000	75%
	50	Law & Justice	1,365.000	0.000	0.000		1,365.000	1,023.750	67%
	50	Relief & Rehabilitation	2,215.000		10.910		2,204.090	1,483.506	73%
Total of Grant 50			22,019.000	546.200	1,691.429	0.000	29,873.771	15,213.777	97%
	51	Finance	1,608.000	0.000		306.524	1,914.521	1,848.203	56%
		Multi Sartorial	3,240.000		628.059		2,611.941	1,462.574	75%
	51	Board of Revenue	637.000				637.000	477.750	70%
	51	Excise & Tax. & NC	234.000		35.000		199.000	139.500	91%
	51	Local Govt.	4,938.516	546.200	2,403.800	2,731.578	5,812.494	5,266.275	73%
	51	Urban Dev.	5,552.000		1,000.000		4,552.000	3,318.188	75%
	51	Pro-Poor Special Initiatives	1,900.000	0.000	1,400.000	1,377.544	1,877.544	1,408.158	79%
Total of Grant 51			18,109.516	546.200	5,466.839	4,445.643	17,604.500	13,920.648	75%
	52	DWSS	4,213.484	546.200			4,759.681	3,569.763	75%
Total of Grant 52			4,213.484	546.200	0.000	0.000	4,759.684	3,569.763	75%
	53	E&SE Sector	12,453.000	819.300	0.000		13,272.300	9,954.225	75%
	53	Higher Education	4,784.000	0.000	0.000		1,784.000	3,588.000	75%
Total of Grant 53			17,237.000	819.300	0.000	0.000	18,056.300	13,542.225	75%
	54	Health	10,751.000	546.200	0.000		11,197.200	8,412.351	75%
	54	Population Welfare	230.000	0.000	58.645		171.355	128.516	75%
Total of Grant 54			10,881.000	546.200	58.645	0.000	11,368.555	8,540.867	75%
	55	Water	7,050.000	819.300	0.000		7,869.000	5,902.000	75%
	55	Energy & Power	37.000				37.000	27.720	75%
Total of Grant 55			7,087.000	819.300	0.000	0.000	7,906.300	5,929.720	75%
	56	Road & Bridges	11,553.000	3,246.798	454.909	8,500.000	22,844.889	20.875.965	91%
Total of Grant 56			11,553.000	3,246.798	454.909	8,500.000	22,844.889	20.875.965	91%
TOTAL PROVINCIAL ADP			91,100.000	7,070.198	7,671.842	12,915.643	103,413.999	81,592.965	79%
	58	District ADP (*)	33,900.000			61.380	33,961.380	21,672.630	64%

Total District ADP 58			33,900.000	0.000	0.000	61.380	33,961.380	21,672.630	64%
	57	PSDP Federal Funds				1,979.340	1,979.340	1,979.340	100%
	59	Foreign Assisted Projects	36,000.000				36,000.000	7,298.857	20
GRANT TOTAL			161,000.000	7,070.198	7,671.842	14,956.363	175,354.719	112,543.792	64%

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میرا کوئسچن یہ ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 17-2016 کے بجٹ کے کل حجم 505ارب روپے میں سے 125 ارب روپے ترقیاتی کاموں کے لئے مختص کئے گئے تھے۔ جن میں نئے سکیمیں اور جاری سکیمیں بھی شامل تھیں۔ انہوں نے ہاں میں جواب دیا۔ لیکن "ب" میں اگر الف کا جواب اثبات میں ہوں تو ابھی تک 125 ارب روپے میں کتنے Releasedہو چکے ہیں اور اسکے برعکس کتنے پیسے دیئے گئے ہیں۔ نیز تمام اضلاع کو جاری شدہ فنڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔ میڈم یہاں پہ انہوں نے جو غلطی کی ہے۔ میں نے تفصیلات مانگے ہیں۔ نیز تمام اضلاع کو جاری شدہ فنڈز کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائے۔ تو انہوں نے اضلاع کی تفصیل نہیں دی ہے بلکہ انہوں نے سیکٹر وائز دیا ہے۔ حالانکہ میں نے اضلاع کی تفصیلات ان سے مانگے کہ ایک اضلاع میں جس طرح کہ نوشہرہ، چارسدہ، مردان اس میں آپ نے کتنے کتنے پیسے دیئے اور کن کن سیکٹروں میں دیئے ہیں۔یہاں پر انہوں نے صرف سیکٹرMentioned کیا اضلاع کی انہوں نے کوئی تفصیلات نہیں ہیں۔اور میڈم سپیکر اگر انکے پاس تفصیلات نہیں ہیں تو میرے پاس ہیں۔ میں پیش کرونگا۔۔۔۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: دیکھیں Excuse me moverکو تو ختم کرنے دیں۔Moverبول رہا ہے اور آپ اور آپ کریں،Moverکو تو ختم کرنے دیں کیا کر رہے ہیں۔ جی فخر اعظم۔ فخر اعظم یس۔

<u>جناب فخر اعظم وزیر</u>: میڈم میں انکی تفصیلات فراہم کروں ایک منٹ۔ میڈم انکی تفصیلات اس طرح ہیں۔ کہ میڈم کل 500ارب روپے کا جو بجٹ اس میں سے 125 ارب روپے ترقیاتی اس کے لئے مختص کیا تھا۔اس میں کل 56ارب، 61 کروڑ، 72لاکھ روپے انہوں نے کل Allocate کئے ہیں۔ جنہوں نے اس میں 35ارب 98کروڑ Releasedہو چکی ہے اور پشاور کے لئے ہیں 12ارب 49کروڑ روپے۔ جس میں انہوں نے Released کیا ہے 72کروڑ 63لاکھ روپے۔ اب یہاں پر میڈم بہت ہی ایک قسم کی بے انصافی ہے۔ بے انصافی کا یعنی میں کہتا ہوں انصاف کی اس موجودہ گورنمنٹ نے دھجیاں اڑادی وہ کس طرح، نوشہرہ کے لئے انہوں نے Released کئے ہیں۔4ارب 56کروڑ 37لاکھ روپے اور اسکے Against releasedہوئے ہیں۔3 ارب 88کروڑ روپے۔ اب پورے نوشہرہ کا فنڈ 4

ارب56کروڑروپے اور دوسری طرف پوری جنوبی اضلاع کا فنڈ3ارب 88کروڑروپے ہے۔ یعنی کہ جنوبی اضلاع کوہاٹ، کرک، بنوں، ڈی آئی خان، کرک، ٹانک ان سب کا3ارب88کروڑروپے ہے اور صرف ضلع نوشہرہ کا4ارب56کروڑروپے ہے یعنی کہ تقریباً ایک ارب پچاس،اکیس کروڑروپے زیادہ بنتا ہے۔ ان پورے سات اضلاع سے۔ یعنی سات اضلاع، آٹھ اضلاع ایک طرف اور ایک نوشہرہ ایک طرف۔ ایک نوشہرہ کے اوپر آپ لوگوں نے پورے جنوبی اضلاع کو قربان کر دیا۔ پھر سنیں۔ پھر آگے سنیں، دوسری طرف۔ نواضلاع کیلئے آپ لوگوں نے سولہ ارب، باون کروڑروپے مختص کئے ہیں، سولہ ارب باون کروڑ۔ اور دوسری طرف پندرہ اضلاع کیلئے آپ لوگوں نے پانچ ارب چھیالیس کروڑروپے، یعنی تین گنا زیادہ۔ نواضلاع پندرہ اضلاع سے تین گنا زیادہ ہے۔ تو میڈم سپیکر یہ کیا ہے؟اتنی بے انصافی؟اورآپ لوگ توClaimکرتے ہیں کہ ہماری انصاف والی گورنمنٹ ہے۔اور دوسری طرف آپ ایک نوشہرہ پرپوری جنوبی اضلاع کو قربان کر رہے ہیں۔اور یہ بڑی اس کی بات ہے کہ اس دفعہ اس میں ٹانک کیلئے، یہ پوری تفصیل ہے میڈم، یہ پوری تفصیل ہے پورے ضلعے کی۔ٹانک کیلئے انہوں نے مختص کئے ہیں صرفTen Millionصرف.Ten Million. This is on recordاب یہاں پر یہ پوری ریکارڈ ہمارے پاس ہے۔ تو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنی زیادتی تو مت کریں۔اتنی زیادتی تو مت کریں۔کم از کم ان لوگوں کے پاس مینڈیٹ ہے۔آپ تو مینڈیٹ کی توہین کر رہے ہیں، آپ مینڈیٹ کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ وہاں پر اگر تحریک انصاف کی گورنمنٹ نہیں عوام تو ہیں، بنگلہ دیش سے تو نہیں آئے،افغانستان سے تو نہیں آئے، اسی پاکستان، پاکستان کے لوگ ہیں اور اسی پاکستان کے باشندے ہیں اور یہاں کے Citizenہیں۔آپ نے تو آرٹیکل،Constitutionکے آرٹیکل تین کی بھیViolationکر دی ہے میڈم سپیکر۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے۔ فنانس منسٹر صاحب۔ فنانس منسٹر صاحب۔

<u>مظفر سید(وزیر خزانہ):</u> شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے خیال میں سب کو موقع دے دیں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے۔سب سے پہلے ستار صاحب، سب سے پہلے ستار صاحب۔ ستار صاحب And then Bithani and then Jaffar Shah.ستار صاحب۔آپ ایک دوسرے کو بولنے نہیں دے رہے ہیں مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی ہے۔ اپوزیشن والے۔

جناب عبدالستار خان: .Thank you Madam بڑا اہم سوال ہے 4769 اس میں میرا سپلیمنٹری کوئسچن ہے میڈم۔ میں گزارش کروں گا کہ اسی سوال پر، ایسے ہی سوال پر، Annual Development Plan پر میں نے Rule48 کے تحت ایک سوال آیا تھا اسی اسمبلی کے فلور پر۔ میں نے نوٹس دیا تھا۔ اس پر For detailed discussion۔ ایک تو اس پر بحث نہیں ہوا ہے۔ دوبارہ وہ سوال آیا نہیں ہے، ایک بات۔ میڈم! اسی پر میں سپلیمنٹری سوال کے ساتھ میں تھوڑی وضاحت کروں گا کہ اس صوبے کیلئے جو 1 ارب 25 کروڑ روپے کو جو Development Plan تھا جس کو اس صوبائی اسمبلی نے Approve کیا تھا۔ آج تک، اس دن سوال آیا، CM صاحب نے ہمیں فلور پر تو یہ بتایا کہ چونکہ اپوزیشن، آپ مجھ سے فنڈ مانگ رہے ہیں، ریلیز کی بات کرتے ہو۔ ہم نے اپنے ممبران کو بھی ابھی تک ہم نے اس کو تقسیم نہیں کیا ہے۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے اور اس اسمبلی فلور پر CM صاحب نے اس ہاؤس کو Respond کیا ہے۔ میڈم یہ جو وسائل ہیں اس پر ڈی آئی خان سے لے کر کوہستان تک تمام اضلاع کا برابری کی بنیاد پر حق ہے ہمارا۔ آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں۔ ہم اس صوبے کی اپنے اپنے حلقوں سے اس عوام کی نمائندگی کرتے ہیں اسی اسمبلی فلور پر۔ یہ، یہ وسائل جو ہیں، یہ فنڈ جو ہیں، یہ کسی ایک ضلعے کا نہیں ہے، یہ کسی ایک ڈیویژن کا نہیں ہے، یہ کسی ایک علاقے کا نہیں ہے میڈم۔ ہم نے گزارش کی تھی بجٹ کے بعد کہ وسائل کی تقسیم کیلئے ابھی تک ہمارا کوئی PFC نہیں بنا ہے۔ جس بنیاد پر ہم نے مرکز سے زیادہ وسائل لی ہیں۔ اسی بنیاد پر، اسی فارمولے کے تحت وسائل کی Equally Base پر تقسیم ہو اضلاع کے علاقے، حد تک یا حلقوں کی حد تک۔

Madam Deputy Speaker: Sattar Sahib, please come to your question.

جناب عبدالستار خان: میں تھوڑی وضاحت کرتا ہوں میڈم یہ بڑا اہم سوال ہے۔ اس پر ہماری، ہمارے سوسائٹی میں بہت بڑے احساس کمتری کا شکار ہیں ہمارے عوام۔ ہمیشہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ جہاں سے کوئی حکومت کا وزیر اعلیٰ آتا ہے یا وزیر ہوتا ہے اس علاقوں کو وسائل کی تفویض زیادہ ہوتا ہے۔ پسماندگی، غربت اور Priority Requirement کو نہیں دیکھا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارا بہت بڑا گلہ ہوتا ہے۔ اس ہاؤس میں ہمارا گلہ ہے، آپ سے ہمارا گلہ ہے کہ اس بات کو روکا جائے۔ ورنہ پورے خیبر پختونخوا میں بہت احساس کمتری کا شکار ہوں گے لوگ اور ہم Disparity کی طرف جائیں گے۔ میرے کوہستان کا بھی حق ہے، ڈی آئی خان کا بھی حق ہے، ٹانک کا بھی حق ہے، شانگلے کا بھی حق ہے۔ مجھے اگر وہاں پر

ضرورت ہے وسائل کی تو مجھے ADP میں، میرے عوام کو کیوں محروم کیا جاتا ہے۔ یہ سوال ہے۔ اس لئے ایک تو غلط بیانی کی گئی ہے اس سوال میں۔ ہمیں ہاؤس کو بتایا گیا کہ ابھی تک کوئی ADP ہم نے ریلیز نہیں کیا ہے۔ ہم نے استعمال، تقسیم نہیں کیا ہے۔ ایک اس کا جواب دیا جائے کہ Floor of the House سی ایم صاحب نے ہمیں اس ہاؤس کو بتایا ہے، Assurance دی ہے کہ صرف اپوزیشن نہیں گورنمنٹ کے جو Treasury Benches کے جو ممبران ہیں اس کے حلقوں کو بھی ابھی ہم نے فنڈز ابھی تک تقسیم نہیں کئے ہیں۔ ایک تو یہ بات۔ اس کی وضاحت کی جائے کہ ،اور یہاں پر وہ کہتے ہیں کہ 80% انہوں نے ریلیز کئے ہیں۔ جس طرح میرے بھائی نے سوال لایا ہے، حق بجانب ہے اس نے پورا ریکارڈ لایا ہے۔ اس لئے میں Rule 48 کے تحت میں دوبارہ نوٹس کرتا ہوں اس سوال کو کہ وہ اس سوال کو اسمبلی میں For Detailed discussion پیش کیا جائے۔ بس میری گزارش یہی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اوکے ، بهتني صاحب ستاسو ،جعفر شاه صاحب بهتني صاحب مخکښې وئیلے وو ، بیا ستاسو ۔ بهتني صاحب۔

جناب جعفر شاہ: میډم ، ما هم دعه خبره کوله کنه چې

محترمہ ڈپٹی سپیکر: هم هغه دا هم وائی کنه

جناب محمود احمد خان: بس دغه ،میډم دغه خبره ،تهینک یو میډم۔ دغه خبره ده چې منسټر صاحب د دا وضاحت اوکړی چې څنګه دا فخر اعظم صاحب اووئیل چې دا کوم دوئی وائی چې مونږ ریلیز کړی دی اؤ تقریباً 80% دوئی لیکلی دی۔ مونږ چې څومره اپوزیشن MPAs دی دغو ته په ریلیز کښې اوکه پیسے ملاؤ شوی نه دی۔ خالی د حکومت غاړے ته چې کوم د حکومت ممبران دی هغوئی ته ملاؤ شوی دی۔ کم از کم مونږ منسټر صاحب ته دا وایو چې ګوره د وفاق دپاره تاسو جنګ کوئی مونږ تاسو سره تیار یو۔ خو چې کله په صوبے کښے تاسو وسائل تقسیم کوئی بیا په خپله کښې سره کښېنئی ،تاسو یې تقسیم کړئی۔ مهربانی د دا اوکړی منسټر صاحب وائی چې پیسے نشته ،ریلیز نشته۔ دلته په جواب کښې منسټر صاحب وائی چې مونږ 80% کړے دے۔ کم ازکم دے خو د چې دا کومې مونږ اپوزیشن والا ممبران دی دغو سره د هم محنت اوکړی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔ جعفر شاه صاحب۔ جعفر شاه صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو میډم، ما هم دغه خبره کوله چې د Detailed discussionد پاره دا کوئسچن مونږSubmit کړو، نوټس هم ورکړو According to rules.خو میډم خبره دا ده چې د دې نه مخکښې هم مونږه د Detailed discussion د پاره نوټسې ورکړې دی او هغه تر اوسه پورې ډسکشن تر اوسه پورې په هغه ایشوز باندې اونشو زما به دا ګزارش وی چې دا په Priority باندې واخلی اؤ په دې سیشن کښې په دې باندې ډسکشن اوشی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءالله صاحب If you که تاسوهم د دې تپوس، د دې تپوس کوئ، دا مونږه ډسکشن ته ایږدو، بیا به په هاغه ورخ تیار راشے۔ډسکشن ته به ئې کیږدو بیا به ته تیار په هغه ورخ راشے۔

وزیر خزانہ: میڈم اس وقت اس کی، میڈم، میڈم سپیکر!

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کون بول رہا ہے؟ جی فنانس، فنانس منسٹر۔

وزیر خزانہ: میڈم سپیکر بات یہ ہے کہ ان کو، انہوں نے جو سوال کیا ہے اس کو جواب بھی دیا گیا ہے اور میں کہتا ہوں کہ جہاں پراجیکٹس ہوں وہاں ریلیز، ویسے ریلیز کم ہوئے ہیں۔ ریلیز ہم کرتے رہے ہیں اور سال کے آخر میں کریں گے۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے خیال میں ڈسکشن کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر یہاں پر بحث ہو گئی ہے اور یہ سوال یہاں تک کافی ہے۔ اور اس کو میرے خیال میں ڈسکشن کی، مزید اس کیلئے کوئی وہ نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: میډم سپیکر دا زما ورور،آنریبل منسټر فنانس He is challenging the rules. He cannot challenge the rules.دا According to rules, I have the right to, to give the notice.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اودریږه ثناءالله صاحب به څه ډیر ښکلے یودوه الفاظAdd کړی۔ثناءالله صاحب!

جناب صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر ډیره شکریه مهربانی۔میډم سپیکر څه داخبره کوم اؤدا په ریکارډ باندې موجود ده چې کومAllocationپه 2016-

17 کبنے شوے وواؤ مونږه ټولو ضلعو ته چې کومAllocationشوے وود هغے صرف یو د غه تا سو ته ښایم اؤ د ے۔

(شور)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> اوکے، ثوبیہ، ثوبیہ، یہ دیکھ لیا ہے بس اب آپ جائیں۔ دیکھ لیا ہے۔ فنانس منسٹر پلیز۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> میډم سپیکر زما خبره خوپورا نه شوه، ما خبره خو او نه کړه۔ میډم سپیکر۔

<u>وزیر خزانہ:</u> ذرامرکز میں بھی یہ، یہ کارڈز Displayکریں تاکہ مرکزPSDPمیں خیبر پختونخواکوکیا مل رہی ہے؟ یہ ہمیں صرف نہ دکھائیں ہم سمجھتے ہیں۔ تھوڑامرکز جائیں اور مرکز میں بھی اس کو مرکزی حکومت کے سامنے بھی دکھائیں۔ تاکہ آپ نے کیا کچھ دیا ہے ان کو۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> نگہت بی بی، نگہت، نگہت بس یہ سب نے دیکھ لیا ہے۔ پلیز آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں (شور) ثناء اللہ، ثناء اللہ صاحب۔ ثناء اللہ صاحب۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ:</u> میډم سپیکر۔ ډیره مهربانی۔ چونکه هغوی راغلل نوپه دې وجه باندې هغه خبره ما پوره نکړے شوه، د Allocationخبره کیده جی۔ میډم سپیکر، دا د اے ډی پی نمبرې دی، دا په ریکارډ باندې موجود دی چې کوم Allocation شوے وو مونږ ته، ټولو ضلعو ته یا کومو سکیمونو ته۔ میډم سپیکر، دا یو سکیم دے،دا ADPنمبر دے150967په دیکښېAllocationدے ،میډم سپیکر زما دا خبره لږه واؤرئی۔Allocationدکال د پاره شوے دے5ملین اؤ ریلیزز شوی دی30ملین۔ میډم سپیکر د دوئی په خپلو حلقو،زمونږ په دیربالا اؤ په دیر پائین کښې اووه حلقې دی۔ په اووه حلقو کښې91,92,93,94,95,97پورې شپږو حلقو ته ریلیزز شوی دی، یوه حلقه93چې هغه یے په مینځ کښې پریښودې ده۔ میډم سپیکر، دا چې وائی،دا وائی مرکز ته لاړ شئی نو ته د څه شی دپاره دلته په خزانه باندې ناست یے؟ ته د خزانې منسټر نه یے؟ تا چې، میډم سپیکر دا په ریکارډ موجود ده چې ریلیزز دے،وزیر خزانه چې کوم ریلیزز کړی دی۔ په%1اؤ په%2باندې کړے دی۔ دا مونږ سره ریکارډ شته۔ که دو وائی چې مونږه پاک یو۔ د دوئی د پاک والی شان دا دے چې دوئ ریلیزز کړی دی خپلو خپلو سکیمونو ته، خپلو خپلو ټهیکیدارانو ته، خپلو خلو ورونړو ته۔ د دې وزیر

خزانه صاحب چې ثومره ورونړه دی اؤ ثومره د دوئ فرمونه دی هغوی ته یے ریلیزز کړی دی۔ داخو، داوائی انصاف دے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: خه۔ عنایت صاحب۔ عنایت۔

وزیر خزانہ: میڈم میں جواب میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: You wanted to say something? OK. Finance Minister.

وزیر خزانہ: یہ جو (شور)

Madam Deputy Speaker: Order in the House please.

وزیر خزانہ: میرے خیال میں جو بات یہاں پر رکھی گئی، اگر نوٹس دیا گیا ہے تو میرے خیال میں پھر یہ سوال، میڈم، جب یہ ڈسکشن کیلئے منظور کیا گیا ہے تو اس کیلئے کوئی جواز نہیں ہے کہ اس میں ڈسکشن کریں بلکہ یہ بحث کیلئے جب یہ Table ہو جائے پھر اسی دن بحث کریں گے۔ یہ اب میرے خیال میں ڈسکشن کیلئے جب منظور ہوا ہے تو That's all اب مزید اس پر ڈسکشن کی ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب۔(۔۔۔۔۔شور۔۔۔۔۔)

جناب عنایت اللہ (سینئیر وزیر بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دیکھئے میڈم ایک تو، ایک تو یہ جو طریقہ ہے یہ درست نہیں ہے۔ یہ رولز آف بزنس کے تحت نہیں ہے۔ ایک کوسچن پر دو تین سپلیمنٹری کوسچنز آ سکتے ہیں۔ آپ ایک کوسچن پر اتنا Debate اور اتنا شور نہیں کر سکتے ہیں جتنا۔ جب آپ نے ان کو Allow کر دیا Rule 48 کے نیچے کہ اس پر ڈسکشن ہو گی تو آگے یہ جو ہوٹنگ ہو رہی ہے، Shouting ہو رہی ہے اس طرح، یہ نہیں کرنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ ساری تفصیلات ہم منگل کو رکھ دیں گے۔ لیکن یہ مجھے بتائیں کہ یہ ہمارے MNAs کو مرکز کے اندر کیا دے رہے ہیں؟ ایک بھی پیسہ نہیں دے رہے ہیں۔ ہم تو ان کو پیسے بھی دے رہے ہیں، ہم ان کو، ہم ان کو سکیمیں بھی دے رہے ہیں، Development Funds بھی دے رہے ہیں سن کچھ دے رہے ہیں۔ (شور) یہ، یہ بتائیں کہ یہ وہاں ان کو کیا دے رہے ہیں؟ اس لئے یہ، یہ بات نہیں چلی گی اس طرح۔ اور یہ، یہ ہمارا اختیار ہے، ہمارا اختیار ہے ہم جہاں جتنا (شور) ہمارا اختیار ہے ہم جتنے فنڈز جہاں دینا چاہتے ہیں وہ دے سکتے ہیں۔ یہ ہمارا اختیار ہے۔ ہم جہاں جتنے فنڈز دینا چاہیں گے ادھر دیں گے۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: راجہ فیصل زمان، راجہ فیصل زمان۔

سینئیر وزیر بلدیات: دیکھیں۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فیصل زمان صاحب، فیصل زمان صاحب۔

(شور)

فیصل زمان صاحب، فیصل زمان صاحب۔

راجہ فیصل زمان: میڈم، میڈم سپیکر۔۔۔۔

(شور)

ایک منٹ سر (عبدالستار سے مخاطب ہو کر) سر آپ ایک بندے کو بات کرنے دیں۔ میڈم نے مجھے، میڈم نے مجھے دیا ہے سر، آنریبل منسٹر صاحب میں ذرا بات کرلوں؟

محترمہ زرین ریاضؔ: میڈم سپیکر، زه هم څه وئیل غواړمه نواز شریف د تقریر په حوالے سره

محترمہ ڈپٹی سپیکر: خه خه۔ دیے نه پس د رکوم ذرین۔

راجہ فیصل زمان: مجھے، مجھے میدم نے مائیک دی ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فیصل زمان صاحب۔ زرین زرین د رکوم، تائم د رکوم۔

راجہ فیصل زمان: میں ایک منٹ، میڈم، میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فیصل زمان صاحبYou are the last oneاؤ بیا د خپل د

راجہ فیصل زمان: میڈم میڈم میری بات سنیں۔ میڈم

محترمہ ڈپٹی سپیکر: آپ بولیں ناں۔ مائیک آن ہے۔

راجہ فیصل زمان: میڈم میڈم یہ ہماری اسمبلی ہے۔ اور ہم سب ادھر کے ممبرز ہیں اور اس میں ہم یہ نہیں ہے کہ ادھر کے ممبرز اٹھ کر کہتے ہیں کہ ہمارے والوں کو ادھر کیا ملا؟ بھئی ہم نے اس اسمبلی سے پوچھنا ہے کہ ہمیں کیا ملا، اور کیا نہیں ملا، ہمیں اپنا جواب چاہیئے، میڈم یہ ہمارا رائیٹ ہے، ہم اس پر ڈسکشن کریں، ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں، کہ مظفر سید صاحب، ہم کہتے ہیں کہ مظفر سید صاحب کو پی ایس ڈی پی میں کوئی پرابلمز ہیں، تو ہم ان کے ساتھ جانے کو تیار ہیں، لیکن ان کی اگر کوئی پالیسی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہے تو اس کی سزا ہمیں ادھر صوبے میں تو نہ دے نا۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اوکے۔

(تالیاں)

راجہ فیصل زمان: ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسی چیز ہے، جو ان کی ایک پالیسی ہے، ان کے فریم ورک میں ان کے ایم این ایز فنڈز خود نہیں لیتے، تو ادھر ہمیں اس کی سزا مل رہی ہے۔ بخدا آج میں آپ کو سچی بات کہہ رہا ہوں، ہم سب کو دیوار کے ساتھ لگایا جارہا ہے، کہ ہم پی ٹی آئی کے ٹکٹ پر آکر الیکشن لڑیں۔۔۔۔

آوازیں: شیم شیم۔

راجہ فیصل زمان: ہم ان سے فنڈز اس صورت میں لیں کہ ہم پی ٹی آئی کے کینڈیڈیٹس ہوں، میڈم ہمارے فنڈز ہم کو ملے ہوئے ہیں، (شور) میڈم میری بات سنیں، یار مجھے بات کرنے دیں، (شور) ایک منٹ، ایک منٹ، میڈم جو سکیمیں ہمیں دی گئیں ہے، جو سکیمیں ہمیں مل گئیں ہیں، ان کے فنڈز ریلیز نہیں ہورہے ہیں، ہم سامنے والے بھائیوں کا احترام کرتے ہیں، یہ ہم جانتے ہیں، جب نوشہرہ ڈسٹرکٹ کا نام آتا ہے تو آپ کو سچی بات بتاؤں، آپ نوشہرہ والے اور بھائیوں سے بھی پوچھیں، نوشہرہ کے جو اور ایم پی ایز ہیں، ان کو بھی کچھ نہیں ملا، میں سچی بات کہہ رہا ہوں، آپ جب ہری پور کی بات کرینگے، تو ہری پور میں دو لوگ ایسے بھی ہونگے جو یتیم ہونگے۔ ان کو بھی کچھ نہیں ملا ہوگا، ہر ڈسٹرکٹ میں چند Constituencies کو دیا جارہا ہے۔ میڈم ہمارے بھائی ہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں، ان کو ایک رائیٹ ملا ہے، ہم ان بھائیوں سے اپنا رائیٹ مانگ رہے ہیں، اور ان کو بتارہے ہیں کہ پچھلے سال کا فنڈز بھی آپ نے نہیں دیا، چیف منسٹر صاحب نے یہاں پر اون کیا ہے کہ میں دو ہفتوں کے اندر آپ کو فنڈ Distribute کرونگا، اب اس حد تک میڈم یہ حال ہو چکا ہے، آنریبل میڈم سپیکر، کہ ہمارے حلقوں میں اب یہ اپنی مرضی سے فنڈز دے کر اپنے Candidates لانچ کررہے ہیں، میڈم یہ اپنے الیکشن کی تیاری کر رہے ہیں، بخدا یہ ایک ڈیکورم ہے، پوری اسمبلی کا، یہاں پر ہم نے نہ نواز شریف صاحب کو خوش کرنا ہے، نہ عمران خان صاحب کو خوش کرنا ہے۔ ہم اپنے عوام کیلئے آئے ہیں میڈم، ہم نے اپنے عوام کو جواب دینا ہے، ہم نے اپنے لوگوں کو جواب دینا ہے، (ڈیسکیں بجائیں گئیں) اور لوگ ہم سے پوچھیں گے کہ آپ نے ادھر جاکر کیا گیا ہے؟ خدا جانتا ہے جھوٹ بولنے کی بھی ایک حد ہے میڈم، خدا جانتا ہے، پچھلی عید سے لیکر اس عید تک جھوٹ ہمارا کیسے چلے گا۔ اس عید پر بھی جب گھر جائیں گے کہیں گے کہ وزیر اعلی صاحب

نے کچھ نہیں دیا، بھائی آپ کی فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ جو مسئلہ بھی ہے،اس میں ہم آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں، لیکن خدارا ان کی سزا ہمیں تو نہ دے نا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو، تھینک یو، تھینک یو فیصل صاحب، تھینک یو، زرین ضیاء۔ زرین ضیاء۔ And then I will coming, Zarin Zia, Thank you. ٹھیک ہے۔زرین ضیاء۔

<u>محترمہ زرین ریاض</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم سپیکر، سب سے پہلے پرسوں جو ہمارے پرائم منسٹر صاحب نے خواتین کے بارے میں جو الفاظ استعمال کئے ہیں۔ میں اپنی تمام پاکستانی بہنوں کی طرف سے اور اپنی پی ٹی آئی کی خواتین کی طرف سے ان الفاظ کی شدید مذمت کرتی ہوں، کیونکہ (ڈیسکیں بجائی گئیں) کیونکہ پرائم منسٹر صاحب، صرف پی ایم ایل ن کے پرائم منسٹر نہیں ہیں۔ وہ تمام پاکستان کے پرائم منسٹر ہیں، اور ان کو اس عہدے پر پاکستانی عوام نے بٹھایا ہے، تو وہ اگر ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں، تو ان کے ساتھ یہ الفاظ اچھے نہیں لگتے اور میں ایک ان کو یاد دلانا چاہتی ہوں کہ جنرل ضیاء کے دور میں جب وہ گرفتار ہوئے تھے، تو اسی وقت ہماری بہن کلثوم نواز صاحبہ پروٹیسٹ کیلئے نکلی تھی، وہ بھی ایک خاتون تھی، تو ہم تمام خواتین ان کے الفاظ کی شدید مذمت کرتے ہیں، اور ہمارے دلوں کو بہت تکلیف پہنچی ہے، ان کو یہ الفاظ واپس لینے چاہیئے۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Yeah! I think I am going to read rule 48, listen to rule 48, rule No. 48:

"**Discussion on matter of public importance arising out of answer to a question.-**(1) On every Tuesday, the Speaker may, on two clear days' notice being given by a Member, allot one hour for discussion on a matter of public importance which has recently been the subject of a question, starred or Un-starred".

So I have read this and this is one of our discussion will be given, I am going to the next, Question Hour is finished.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

4773 _ <u>مفتی سید جانان</u>: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وزیر خزانہ نے صوبے کے مختلف اضلاع کو صوابدیدی فنڈ دیا ہے جس میں کچھ اضلاع کو زیادہ اور کچھ کو کم دیا گیا ہے؛

(ب)اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013ء سے اب تک وزیر خزانہ کے صوابدیدی فنڈز کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے۔ نیز جن اضلاع میں جن لوگوں کے ذریعے یہ فنڈ خرچ کیا گیا انکے نام وپتہ کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) چونکہ مذکورہ فنڈز وزیر خزانہ کی صوابدیدی اختیار کے تحت بجٹ میں مخصوص کئے گئے تھے۔ لہذا یہ صوابدیدی فنڈز وزیر خزانہ کی منظوری سے ان اضلاع کو ہی جاری کئے گئے تھے۔ جن اضلاع کے نمائندوں نے مطالبہ کیا تھا اور اس مد میں سال 14-2013 اور 15-2014 میں مندرجہ ذیل رقوم جاری کی گئیں ہیں۔ جس کی ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، جبکہ 16-2015 اور 17-2016 کے بجٹ میں وزیر خزانہ کا کوئی صوابدیدی فنڈ مختص نہیں۔

نمبر شمار	مالی سال	رقم فنڈز
1۔	2013-14	83.616 ملین
2۔	2014-15	83.549 ملین۔

3880 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت اس وقت شدید مالی بحران کا شکار ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مالی خسارہ پورا کرنے کے لئے حکومت دس ارب روپے کا سودی قرضہ ڈومیسٹک قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ قرضہ کس شرح سود کے ساتھ اور کتنی مدت میں قابل واپسی ہوگی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی نہیں۔

(ب) ہاں یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے سال 17-2016 کے منظور شدہ بجٹ میں اس مد میں 12.2 ملین روپے مختص کئے ہیں لیکن بجٹ کی اس مد کو "مالی خسارہ پورہ کرنے" کا نام دینا درست نہیں ہے۔ اس طرح کا قرضہ مالی وسائل میں شامل کرنا صوبے کا آئینی حق ہے۔ بہر حال یہ قرضہ حاصل کرنے کا فیصلہ مناسب موقع پر کیا جائے گا۔

(ج) چونکہ حکومت نے ابھی تک یہ قرضہ لینے کا فیصلہ نہیں کیا اس لئے یہ سوال پیش از وقت ہے۔

4766 _ جناب سردار حسین چترالی: کیاوزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں 15-2014 کے دوران مختلف جگہوں پر حفاظتی پشتوں اور نہروں کی مرمت و تعمیر کی منظوری دی گئی تھی:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تکمیل شدہ منصوبوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان (سینیئر وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) سال 15-2014 کے دوران ضلع چترال میں مختلف جگہوں پر حفاظتی پشتوں اور نہروں کی مرمت و تعمیر کی منظوری دی گئی۔

(الف) 15-2014 میں حفاظتی پشتوں کی مرمت شدہ کاموں کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

1۔ دریائے چترال کے ساتھ بمقام دنین میں حفاظتی پشتوں کی مرمت کا کام۔

2۔ زیت کول کے ساتھ حفاظتی پشتہ کی مرمت۔

3۔ ریشن کول کے ساتھ حفاظتی پشتہ کی مرمت۔

4۔ آومی کول کے ساتھ حفاظتی پشتہ کی مرمت۔

5۔ بونی کول کے ساتھ جگہوں پر حفاظتی پشتوں کی مرمت۔

6۔ بمقام آوی لشٹ میں مختلف جگہوں پر کراس ڈرینج ورکس کی مرمت۔

7۔ بمقام جنالی کوچ میں مختلف جگہوں پر کراس ڈرینج ورکس کی مرمت۔

8۔ کونذی کول کے ساتھ حفاظتی پشتہ کی مرمت۔

9۔ کولین کول کے مرمت اور ملبہ ہٹانے کا کام۔

10۔ بمقام گانکوریني کے ساتھ حفاظتی پشتہ کی مرمت۔

11۔ بمقام رواشش جعنور میں مختلف جگہوں پر حفاظتی پشتوں کی مرمت۔

12۔ بمقام گہریت کول میں مختلف جگہوں پر حفاظتی پشتوں کی مرمت۔

13۔ بمقام گرم چشمہ کاست و بیجھلی کے ساتھ حفاظتی پشتوں کی مرمت۔

14۔ بمقام سنگور کول میں مختلف جگہوں پر حفاظتی پشتوں کی مرمت۔

15۔ بمقام چترال کے ساتھ مختلف جگہوں پر حفاظتی پشتوں کی مرمت۔

16۔ بمقام کوٹ گاڑ کے ساتھ حفاظتی پشتوں کی مرمت۔

17۔ بمقام شاہی قلعہ چترال میں دریائے چترال کے ساتھ مختلف جگہوں پر حفاظتی پشتوں کی مرمت۔

(ب) سیلاب سے تباہ شدہ گورنمنٹ چینلز کی بحالی اور مرمت۔

1۔ بکرآباد ایریگیشن چینل کی بحالی و مرمت۔

2۔ گللک ایریگیشن چینل کی بحالی مرمت۔

3۔ آتانی ایریگیشن چینل کی بحالی مرمت۔

4۔ کلدام ایریگیشن چینل کی بحالی مرمت۔

5۔ لون ایریگیشن چینل کی بحالی مرمت۔

(ج) 2014-15 میں حفاظتی پشتوں کی تعمیر۔

1۔ بمقام دروش کول کی ساتھ حفاظتی پشتوں کی تعمیر و ملبے کی صفائی۔

2۔ بمقام بیوڑی کول کے ساتھ حفاظتی پشتوں کی تعمیر اور ملبے کی صفائی۔

3۔ بمقام بونی کول کے ساتھ حفاظتی پشتوں کی تعمیر۔

4۔ بمقام جنالی کوچ دریائے مستوج کے ساتھ ملبہ ہٹانا۔

5۔ بمقام گرین لشٹ دریائے مستوج کے بائیں طرف 5 نمبر 1 سپر کی تعمیر۔

6۔ عشریت کول کے ساتھ حفاظتی پشتوں کی تعمیر اور ملبہ ہٹانا۔

7۔ جغور کول کے ساتھ حفاظتی پشتوں کی تعمیر، بحالی اور ملبہ ہٹانا۔

8۔ بمقام آرندو میں حفاظتی پشتوں کی تعمیر اور بحالی۔

9۔ جنالی کوچ کے ساتھ حفاظتی پشتوں کی تعمیر۔

10۔ بمبوریت کول کے ساتھ حفاظتی پشتوں کی تعمیر۔

4775 _ جناب سردار حسین چترالی: کیا وزیر لائیو سٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں ماہی پروری کا محکمہ موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ چترال میں ٹراؤٹ فش فارمز بھی موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان فارمز کی آمدن و اخراجات بمعہ پیداوار کی تفصیلات فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں! ضلع چترال میں دو ٹراؤٹ ہیچریز ہیں ایک ٹراؤٹ ہیچری بمقام جغور اور دوسری بمقام بمبوریت شیخانندہ میں واقع ہیں۔

(ج) ان دونوں ٹراؤٹ فش ہیچریز کی پیداواری صلاحیت تقریباً 1000 کلوگرام سالانہ ہے۔ سال 2015-16 میں ان ہیچریز سے 756400 روپے کی آمدن حکومتی خزانے میں جمع کیا گیا۔ جبکہ ان ہیچریز میں مچھلیوں کی خوراک کے مد میں 380000 روپے خرچ کئے گئے۔

4770 _ جناب سردار حسین چترالی: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے 2016-17 کی سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی میں نہروں اور حفاظتی پشتوں کے لئے فنڈ مختص کیا گیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع چترال تاریخ کے بدترین سیلاب سے متاثرہ ہوا تھا اور محکمہ ہذا نے اس کا تخمینہ بھی لگایا تھا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان میں ضلع چترال کتنے اور کون کون سے منصوبے نہروں اور حفاظتی پشتوں کے لئے منظوری ہوئے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سکندر حیات خان (سینیئر وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) نمبر شمار 2016-17 میں اے ڈی پی پروگرام کے تحت نہروں اور حفاظتی پشتوں کی تفصیل۔ مختص شدہ رقم۔ فراہم شدہ رقم خرچ شدہ رقم۔

1۔140541-1440 میں ضلع چترال میں سول چینلز کی بحالی اور دوبارہ آبادکاری کا کام۔6.0 ملین ۔1.5 ملین۔1.5 ملین۔

2۔140531-1469 اے ڈی پی صوبہ خیبر پختونخوا میں سیلاب کی تباہ کاریوں کو کم کرنے کے لئے حفاظتی اسٹرکچر کی تعمیر کا کام۔6.0 ملین۔

3۔140547-1475 اے ڈی پی صوبہ خیبر پختونخوا میں چھوٹے آبی نہروں اور تالابوں کی تعمیر اور بہتری کا کام۔1.0 ملین۔

4۔140795-1480 اے ڈی پی صوبہ خیبر پختونخوا میں نقصان شدہ و متاثرہ شدہ سول چینلز کی بحالی کا کام۔5.875 ملین۔

4760 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مختلف نئی سکیموں کے لئے فنڈز مختص کئے تھے؟ جو بروقت نہ ملنے کی وجہ سے محکمہ مواصلات و تعمیرات سالانہ تعمیراتی اہداف حاصل کرنے میں ناکام رہا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ مواصلات و تعمیرات نے محکمہ خزانہ سے کتنے فنڈز کا مطالبہ کیا تھا اور مذکورہ محکمے کو کتنا کتنا فنڈ دیا گیا تھا اور سالانہ اے ڈی پی میں کتنا فنڈ مختص تھا ائیر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں گزشتہ تین سالوں کے ترقیاتی پروگرام میں محکمہ خزانہ نے وقت پر محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مجوزہ قانون کے مطابق فنڈ جاری کئے ہیں۔ محکمہ منصوبہ بندی و تعمیرات نے جتنی Allocation رکھی ہے اسکے مطابق محکمہ خزانہ نے وقت پر فنڈز جاری کئے ہیں۔

(ب) گزشتہ تین سالوں کے جاری شدہ فنڈز کی تفصیل ذیل ہے:

Year	Allocation	Re-appropriation	Supplementary	Surrender	Final Grant
2013-14	10258.329	3220.562	7506.712	1482.45	16282.591
2014-15	9590	3089.395	3096.716	956.628	11730.088
2015-16	13500	4195.996	2262.349	0	15762.349

3701 _ جناب مفتی سید جانان: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں زرعی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے محکمہ نے ٹیوب ویل اور ڈگ ویل کے لئے رقم مختص کی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا یہ رقم زرعی زمینوں والے تمام اضلاع میں یکساں طور پر تقسیم کی گئی ہے؛

(ii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن اضلاع کو مذکورہ مد میں آبپاشی کے لئے فنڈ دیئے گئے ہیں ان سکیموں کے نام الگ الگ ضلع وائز فراہم کئے جائیں؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں محکمہ زرعی انجنئرنگ نے خیبر پختونخوا میں زرعی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے موجودہ ٹیوب ویلوں / ڈگ ویلوں پر شمسی پمپنگ مشینری

کی تنصب کے لئے ایک منصوبہ شروع کیا جس کے لئے کل 290.000 ملین روپے مختص کئے گئے۔ جس کے تحت سال 2013-14 میں خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع میں 12.500 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ جس کی تفصیل ساتھ منسلک ہے۔ علاوہ ازیں سال 2014-15 کے لئے اسی منصوبے کے تحت 50.000 ملین روپے مختص کئے گئے۔ جس کے تحت زمینداروں کو 50% رعایتی نرخ پر شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویل پمپ لگائے گئے۔ اسکے علاوہ محکمہ انجینئرنگ نے سال 2008-09 میں ایک منصوبہ برائے "صوبہ خیبر پختونخوا میں پانی کی کمی والے علاقوں میں 500 ڈگ ویل کی تنصیب" شروع کیا تھا جس کے لئے 150.000 ملین روپے مختص کئے گئے۔ یہ منصوبہ سال 2012-13 میں کامیابی کے ساتھ مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) محکمہ زرعی انجینئرنگ صوبہ خیبر پختونخوا کے ترقیاتی سکیمیں صوبائی سطح پر منظور ہوتی ہیں اور ہر ضلع کی سطح پر زمینداروں کی ضروریات (Demand) کے مطابق فنڈز کا استعمال کیا جاتا ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن اضلاع کو زمینداروں کی ضروریات (Demand) کے مطابق آبپاشی کے لئے فنڈ دیئے گئے ہیں انکی تفصیل درج ذیل ہے۔

گزشتہ سالوں کے دوران جن جن اضلاع کو آبپاشی کے لئے فنڈ دیئے گئے ہیں انکی ایئر وائز تفصیل درج ذیل ہے:

		ڈگ ویل کی تنصیب کا 500 صوبہ خیبر پختونخوا میں پانی کی کمی والے علاقوں میں منصوبہ					خیبر پختونخوا میں پیداوار بڑھانے کے لئے منصوبہ برائے شمسی پمپنگ مشینری کی تنصیب
نمبر شمار	اضلاع	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12	2012-13	2013-14
	پشاور		2400000	4200000	7500000	3000000	895000
	نوشہرہ		3600000	7800000	10200000	10200000	2685000
	چارسدہ		2100000	2700000	4500000	1800000	2685000

-	900000	2100000	900000	900000		کوہاٹ	[illegible]
-	300000	-	-	600000		ہنگو	[illegible]
-	300000	1200000	1200000	1200000		کرک	[illegible]
-	300000	-	1200000	1200000		بنوں	[illegible]
-	2100000	1800000	1500000	1200000		لکی مروت	[illegible]
5370000	2700000	2700000	3300000	3000000		ڈی آئی خان	[illegible]
-	900000	300000	300000	300000		ٹانک	
-	-	-	-	-		چترال	
2685000	900000	3900000	2100000	3600000		مردان	
1790000	2400000	4800000	5400000	3900000		صوابی	
-	300000	2400000	1500000	2100000		ملاکنڈ	
-	-	-	-	-		دیر (آپر)	
1790000	1500000	2100000	600000	-		دیر (لوئر)	
1790000	2400000	1500000	900000	600000		سوات	

895000	2100000	2400000	1500000	2400000		بونیر	
-	-	-	-	-		شانگلہ	
895000	1500000	2400000	2100000	-		ہری پور	
-	-	-	-	300000		ایبٹ آباد	
895000	-	-	600000	300000		مانسہرہ	
-	-	-	-	-		بٹہ گرام	
-	-	-	-	-		کوہستان	
-	-	-	-	-		تورغر	

نوٹ1: مندرجہ بالا رقوم متعلقہ اضلاع میں زمینداروں کی ضروریات (Demand) کے مطابق تنصیب ٹیوب ویل ڈگ ویل تقسیم کی گئی ہے۔

2۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں پانی کی کمی والے علاقوں میں پانچ سو ڈگ ویل کی تنصیب کا منصوبہ کی تحت مستفید زمیندار کو زرعی ٹیوب ویل کی تنصیب کی کل اخراجات میں مبلغ -/300000روپیہ فی ٹیوب ویل ڈگ ویل امداد دی گئی ہے۔

3۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں پیداوار بڑھانے کیلئے "منصوبہ برائے شمسی پمپینگ مشینری کی تنصیب" کے تحت ضرورت مند زمینداروں کو زرعی ٹیوب ویل ڈگ ویل پر شمسی پمپ کی تنصیب کی کل اخراجات میں سے حکومت کی طرف سے پچاس فیصد امداد فراہم کی جارہی ہے۔

4774 _ جناب سردار حسین چترالی: کیا وزیر زکواۃ و عشر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سالانہ کروڑوں روپے زکواۃ کی مد صوبے کے مستحقین میں تقسیم کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال ضلع چترال کے لئے کتنے مستحقین میں زکواۃ فنڈز تقسیم کیا گیا ہے۔ انکے نام اور تقسیم شدہ فنڈ کی تفصیلات فراہم کی جائے؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکواۃ، اوقف، حج ومذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2013 سے تاحال ضلع چترال میں تقسیم شدہ زکواۃ فنڈ کی مدوار تفصیل بمع نام وپتہ مستحقین درج ذیل ہیں:

سال	گزارہ الاؤنس ضمیمہ الف صفحہ ۱تا304	تعلیمی وظائف ضمیمہ ب صفحہ ۱تا41	دینی مدارس ضمیمہ ج صفحہ ۱تا44	ھیلتھ کیئر ضمیمہ د صفحہ ۱تا 30	جہیز فنڈ ضمیمہ ذ صفحہ ۱تا9	ٹیکنیکل اداراجات ضمیمہ ر صفحہ ۱تا98	کل رقم
2013-14	225600	450750	-	300500	450000	--	3457250
2014-15	10032000	1823285	1537700	804250	600000	3276000	18073235
2015-16	3730000	622000	622000	497000	746000	-	6217000
ٹوٹل	16018000	2159700	2196035	1601750	1796000	3276000	27747485

اراکین کی رخصت

Madam Deputy Speaker: 'Leave Applications': I am first of all reading 28th April applications 2017. Malik Anwar Hayat Khan, Fazal Hakeem, Imtiaz Shahid, Arshad Ali, Mst. Ruqayya, Mr. Qurban Ali, Shehram Khan Tarakai, Munawar Khan (Advocate), Al-Haaj Saleh Muhammad Khan, Jamshed Khan Mohmand, Mst. Aneesa Zeb, Mst. Maleeha and Muhammad Ali. These are applications for 28th April and now I am coming to, from 2nd to 5th May and these are the same which have read. It is it the desire of House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker:. The 'Ayes' have it. The Leave is granted

تحریک التواء

Madam Deputy Speaker: Next Item No. 06, 'Adjournment Motion': Mr. Sahibzada Sana Ullah, MPA to please move his adjournment motion No. 242.

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ میڈم سپیکر، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دیجائے، وہ یہ کہ تمام سرکاری ملازمین جو کہ کسی بھی محکمے سے وابستہ ہو، کوئی بھی اپ گریڈیشن پالیسی موجود ہے۔ لیکن محروم طبقہ جو کہ محکمہ بلدیات سے وابستہ ہے، اور وہ سیکرٹریز یونین وویلج کونسل کے نام سے پہچانے جاتے ہیں، 1965 سے ابھی تک ان کیلئے کوئی اپ گریڈیشن پالیسی نہیں بنائی گئی، یہ سیکرٹری سکیل چھ اور سات میں بھرتی ہو کر اسی سکیل میں ریٹائر ہوتے جارہے ہیں، نہ کہ ان کی تعلیمی قابلیت اور نہ خدمات کا کوئی خیال رکھا جاتا ہے۔ لہذا ان کے لئے اپ گریڈیشن پالیسی بنائی جائے، تاکہ آرام کے ساتھ اپنی فرائض منصبی سر انجام دے سکیں۔" میډم سپیکر، دا اولنے بی ډی سسټم چې کوم د ایوب خان صاحب په دور کښې اسټیبلش شوے وو، او په هغه وخت کښې د ویلج کونسل او د یونین کونسل دا سیکرټران به بهرتی کیدل، تر اوسه پورے د دوی د اپ گریډیشن څه پالیسی نه ده جوړه شوے۔ په وخت سره دوی احتجاج کړے دے، په هر وخت کښې راغلی دی، او هغه په ریکارډ باندې موجود ده۔ ددے صوبائی اسمبلئی نه دا یو قرارداد راغلے وو، چې په هغه وخت کښې یو تحریک التواء تحریک التواء نمبر 25، عبد الاکبر خان صاحب یو ایم پی اے، الله د اوبخی، هغه وخت کښې، د هغه په وخت دا راغلے وو، په هغے کښې یو فیصله هم راغلے وه، چې دوی ته د اپ گریډیشن ورکړے شی، پالیسی د جوړه کړے شی، خو بیا په هغے باندې هم څه عملدرآمد اونشو، د هغے نه پس په 2013 کښې بیا دے سیکرټرانو صاحبانو احتجاج اوکړو، په روډونو باندې راغلل، دے اسمبلئی ته راغلل او بیا عنایت الله خان صاحب چې د بلدیاتو منسټر دے، په 2013 کښې د ده دوی سره یو میټنگ اوشو، او د هغه میټنگ په 04/10/2013 باندې، زما خیال دے چې عنایت صاحب،

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب، You are going to answer this. Just one, keep نه نه، خلاص کړے ئے نه دے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: بد قسمتی خو دا ده کنه میډم، چې زمونږه سر خوګ شی، ژبے مه ستړے شی، مرئی مو خوګ شی، او وزیران صاحبان اودوی، او زمونږ طرفته څه توجه نه کوی۔ میډم سپیکر، په 04/10/2013 باندې بیا دوی کښېناستل، او دوی دا یو نوټیفکیشن کړے دے، خو لا تاحال تر اوسه پورے په هغے باندې عملدرآمد

نه دے شوے، نو زما درخواست دا دے چې د دغے خلقو د صبر هغه پیمانه لبریز شوے ده، د کلاس فور د پاره څه پالیسی جوړه شوه، د هر چا د پاره جوړه شوه، خو واحد د یونین کونسل او ویلج کونسل سکرټریان دی چې د هغے د پاره تر اوسه پورے څه پالیسی نه ده جوړه شوے۔ آیا حکومت په دیکښې سنجیده دے، دا منسټر صاحب، د فلور باندې دا خبره اوکړی۔ یا دوی وائی چې مونږ جوړه کړے ده، لیږلے هم ده خو فنانس ئے نه کوی۔ فنانس منسټر هم موجود دے، او د بلدیاتو منسټر صاحب هم موجود دے چې دا فائل چرته پروت دے تر اوسه پورے په دې عملدرآمد ولے نه کیږی؟ شکریه

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب،

جناب عنایت اللہ (سینیئر وزیر بلدیات): ویسے یہ بات درست ہے اور میں ممبر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس پر انہوں نے بشیر خان بلور مرحوم اللہ تعالیٰ ان کو بخشے ان کا حوالہ دیا، اس وقت بھی اسمبلی میں بات ہوئی تھی، ہم نے اس پر کام بھی کیا ہے، یہ اپ گریڈیشن کی بات کرتے ہیں، اپ گریڈیشن اتنا مشکل کام نہیں ہے، اصل مسئلہ ان کے سروس سٹرکچر کا ہے۔ اپ گریڈیشن آپ ہارڈ شپ کیسز کے اندر دے دیتے ہیں، اور وہ ون ٹائم دے دیتے ہیں، مسئلاً آج ہم Decide کرینگے کہ ان کو نو گریڈ مل جائیگا۔ ان کو گیارہ گریڈ مل جائیگا۔ لیکن فیوچر کے اندر ان کو اگر پراپر سروس سٹرکچر نہیں ملتی ہے، تو اس لحاظ سے ہم نے ان کی سروس سٹرکچر پر کام کیا ہوا ہے۔ اور ہم نے یہ ابھی ابھی Recently دوبارہ ایک مرتبہ اس پر اسٹیبلشمنٹ کے اندر اور فنانس اور اسٹیبلشمنٹ اور یہ جو کمیٹی، ہائی پاورڈ کمیٹی بنائی گئی تھی۔ چیف سیکرٹری کی سربراہی میں اس میں بحث ہوئی تھی۔ اس میں ہمارے اور فنانس کے درمیان تھوڑا اختلاف موجود تھا۔ اور ہم سیکرٹریز کے سائیڈ پر ہیں، جو ویلج سیکرٹریز ہیں، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ویلج اور یونین سیکرٹریز کے سائیڈ پر ہیں۔ اور جو صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں، ہم اسی کے اوپر،....

Madam Deputy Speaker: Sobia, please go to your seat.

سینیئر وزیر بلدیات: انہی کے Consultation کے ساتھ سیکرٹریز اور لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا جوڈی جی ہے، ہم ان کی Consultation کے ساتھ ان کیلئے ہم نے ایک پروپوزل تیار کیا ہوا ہے۔ اب ایک فریش پروپوزل دوبارہ ہم نے فنانس بھیجی ہے۔ اور میں خود اس کی فالواپ کر رہا ہوں۔ پرسنلی، میں نے پچھلے دنوں چیف منسٹر سے بھی بات کی، اور انہوں نے میرے ساتھ In principle agree کیا تھا۔ میں نے کہا کہ دیکھیں یہ پورے صوبے کے اندر ویلج کونسل سیکرٹری اور یونین کونسل سیکرٹری پرانے

زمانے میں ان کو یونین کونسل سیکرٹری کہتے تھے۔اب ویلج ونسل سیکرٹری ہیں۔کہ آپ کو جو کام کوئی اور نہیں کر سکتا ہے، وہ آپ ان کی حوالے کرتے ہیں۔ سینس آپ ان کو حوالہ کر دیتے ہیں، ایکشن آپ ان کو حوالہ کرتے ہیں۔ باقی جتنے بھی کام آفات اور وہ آجائے تو آپ ویلج کونسل کے سیکرٹری کو Depute کرتے ہیں، اسلئے میں In principle ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں، اور میں ان کو Assurance دلاتا ہوں کہ ہم اس پر Already کام کر رہے ہیں، اور ہم یہ پراسس کر چکے ہیں۔اور میں پرسنلی اس کیس میں Involve ہوں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو عنایت صاحب، یہ کیس میں نے خود پرسنلی سٹڈی کیا ہے، وفد میرے پاس آیا ہے۔ 'The thing is ,Inayat Sahib کہ اس میں سے بعض لوگ ریٹائر ہونے والے ہیں، تو پلیز میں اس فلور سے کہتی ہوں کہ اس کو Expedite کریں، جتنا جلدی ہو سکے، دیکھیں بعض لوگوں کا ایک سال، Zarin, please you go to your own seat.، تو یہ جتنا جلدی ہو، عنایت صاحب، اس کو Expedite کریں۔کیونکہ لوگ اس میں ایک ایک سال رہ گیا ہے، ریٹائرڈ ہو رہے ہیں۔ تو I fully agree with Sanaullah Sahib. جی، بخت بیدار صاحب۔بخت بیدار صاحب، Sorry بخت بیدار صاحب، تاسو نه مخکښې، اوکے، بخت بیدار کے بعد نگہت اینڈ نگہت کے بعد I will come back.

<u>جناب بخت بیدار</u>: زه ثناء الله صاحب چې کوم تحریک التواء راوړے ده، او منسټر صاحب خبره اوکړه او بیا تاسو په خپل پوائنټ آف ویو ورکړو او خبره داده چې دا تیرو حکومتونو نه راروانه خبره ده، بیا به 2013 کښې منسټر صاحب پخپله وائی چې مونږ په دې باندې هائی پاور کمیټی جوړه کړې ده، زما دا درخواست دے منسټر صاحب ستاسو په تهرو باندې چې دا مسئله څومره زر تر زره کیدے شی، ځکه چې دوی پخپله دا احساس کړے دے چې هر یو کار د یونین کونسل د سیکرټری په کهاته کښې رازی، که الیکشن کمشنر دے که شناختی کارډ دے او که بله خبره ده که بله خبره ده۔ هره ډیوټی مونږه د دوئ یونین کونسل د سیکرټریانو نه اخلو۔ لهذا دا ثناء الله صاحب چې کومه تحریک التواء پیش کړے ده، او منسټر صاحب او منله چې په 2013 کښې مونږ دے له یو کمیټی جوړه کړې ده، نو دا 2016 دے۔ پکار ده چې په درې کاله یو مسئله نه حل کیږی نو دا خو یو

ډیر غیر مناسب خبره ده۔ او تاسو چې کومه اوکړه۔ دغه ټوټل زما خیال دے د ټولو ممبرانو رائے ده۔ مهربانی

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، نگہت اورکزئی بی بی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: نہیں میڈم میرا تو پوائنٹ آف آرڈر ہے اس لئے اگر تحریک التواء پر کوئی بات کر رہا ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا، اوکے۔ جی، معراج بی بی، آپ سے "ستار صاحب، پہلے تھی۔ معراج بی بی، پھر ستار صاحب،

محترمہ معراج ہمایون: ډیره مهربانی میډم ، دا یو موقع ما ته ملاؤ شوه ، داد ټیچنگ اسسټنس ایډجرنمنټ موشن ما کله نه داخل کړے دے او هغه کیس د درې کالو نه چلیږی ، او هغوی عاجزان سټړی شول، منتونه کوی یو ته او بل ته، د هغې ژوند د هغوی ټول کیریر۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز سیکرټری صاحب، چې دا Nextدغه کښې واخلئی خه۔ د معراج بی بی دا۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میډم Sorry، پلیز ما لا ختم کړے نه دے ، ما له لږ غوندے چانس راکړئی، دا د ټیچنگ اسسټنس او دغه شانتے نور ګروپس دی، پرائیویټ سیکرټریز چې کوم دی ، د ډی سیز آفس کښې هغوی ته مراعات نه ملاویږی ، دې ځائے کښې یو ته ملاویږی ، داځه ګروپس دی، بل د پرائمری سکولز والا دی۔ بیا د هائیر سکنډری سکولز، د پرنسپلز کیس دے ما څخه، د دې د پاره هم یوه ګهنټه تاسو مقرر کړئ ، دې له څه کول پکار دی، وخت ختمیږی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: معراج بی بی هغه به مونږ اخلو۔ هغه به مونږه په ایجنډا باندې اخلو ، ما سیکرټری صاحب ته اووے ، We have to take that, that is very important, I agree ثناءاللہ صاحب ستاسو کیس خو بس اوشو، عنایت صاحب Agree شو کنه۔ ثناءاللہ صاحب بس یو منټ بنه۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: یو خبره کوم، بس دا یو خبره کوم۔ میډم سپیکرا! په 2013 کښې دا خبره شروع شوے ده تر اوسه پورے ، دوئی بیا تلی دی هلته کنونشن وو په هغه کنونشن کښې ورته اعلان هم کړے دے ، کمټ منټ ئے هم کړی دی زما صرف

ساده ریکوسټ دا دے د وزیر بلدیات صاحب نه چې دوئی دے زما سره په دې فلور باندې دا کمټ منټ او کړی چې دا مسئله به د کوم وخت پورے حل شی؟ بس دا یو تاریخ دے مقرر کړی، میاشت ئی او که نیمه وی، بس دا خبره۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ (سینیئر وزیر بلدیات): دیکھیں میں حکومتیں، ثناء اللہ صاحب حکومتوں میں نہیں رہے ہیں، اپوزیشن کے اندر میرے باقی کولیگز حکومتوں میں، حکومتوں میں جس چیزز کے اندر Financial implications involve ہو اس میں کوئی تاریخ نہیں دی جا سکتی اس لئے میں نے ان کو بتادیا کہ میں ان سے زیادہ اس میں Interested ہوں، میں زیادہ اس میں مدعی ہوں۔ جو یونین کونسل سیکرٹریز ہیں ان کو میری انٹرسٹ معلوم ہے اس لئے تاریخیں حکومتوں کے اندر لوگ نہیں دیا کرتے ہیں۔ فنانشل میٹرز میں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: لیکن آپ Expedite کریں گے، اس کو۔۔۔

سینیئر وزیر بلدیات: دیکھیں میں نے ہاؤس کو بھی Assurance دی ہے کہ میں اس پر لگا ہوا ہوں انشاء اللہ، میں امید رکھتا ہوں کہ ہم اس کو بہت جلدی کروائیں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جلد سے جلد کر لیں گے۔ جی سردار صاحب And then بابک صاحب، سردار صاحب د وختی نه ولاړ دے جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: په دیکښې زما د سوال جواب او نشو۔

جناب عبدالستار خان: اس میں میری بات بھی۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: OK Sanaullah what do you want? منسټر صاحب درته او وے چې زر تر زره Exact date وائی نه درکوم خو زر تر زره به وائی کومه، دا منسټر صاحب او وے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میډم سپیکر! نو په درې کاله کښې خو زر تر زره رانغله۔ زه دا وایم چې دوئی دا میاشت کښې، دوه دی، درې د واخلی خو دا خو غلطه خبره ده۔ وائی دا په حکومت کښې پاتے نه دے نو په حکومت کښې چې پاتے وی نو هغه به دروغ وائی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب، عنایت صاحب۔ څه Tentative داسې مه ورکوه، Exact date مه ورکوه، يس عنايت صاحب۔

سینئیر وزیر بلدیات: حکومتیں یہ ڈیڈلائنز پہ نہیں چلتی ہیں ناں۔ Government is a very serious business یہ ڈیڈلائنز پہ نہیں چلتی ہیں۔ میں آپ کو بتاؤں، میں بالکل، میں فلور آف دی ہاؤس پر ایسی باتیں نہیں کرتا کہ جو پھر بعد میں، میں اپنے آپ کو بے جا اس، اس August House کے سامنے بے جا Accountable کروں۔ میں آپ کو بتاؤں کہ میں اس پر لگا ہوا ہوں، آج بھی میں نے اس کی، انکے لئے ٹیلیفون کیا ہوا ہے، اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ میں نے ان کا کیس بھیجا ہے، میں نے فنانس منسٹر سے بات کی ہے، میں نے ان سے کہا ہے کہ ہم مل کے فنانس کے اندر اس پر میٹنگ کرتے ہیں۔ میری چیف منسٹر سے بات ہوئی ہے اس لئے میں آپ کو بتاؤں کہ ڈیڈلائنز پر حکومتیں نہیں چلتی ہیں اور میں کوئی ڈیڈلائن نہیں دے سکتا لیکن میں لگا ہوا ہوں، میں کوشش کرتا ہوں کہ جلدی جلدی ان کا کیس نکالیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ڈیڈلائن نہیں لیکن حکومت کے دوران ہو گا کہ نہیں ہو گا؟۔۔۔(تالیاں)۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: تاسو خپله باندې هغې د پاره څه نه دی کړی۔

جناب عبدالستار خان: پلیز مجھے بات کرنے دیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم سپیکر! ستاسو خبره هم نه وائی۔ چې دا به په دې حکومت کښې اوشی او که اونشی؟ دا خو یا مخلص پکښې نه دی څکه چې په درې کاله کښې اونشو او یو کال پاتې دے او په یو کال کښې د دا په شپږو میاشتو کښې د اوکړی خو او خود کړی کنه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ستار صاحب۔

سینئیر وزیر بلدیات: یہ ویسے یہ تین سال سے نہیں چل رہا ہے۔ یہ جو جونئیر کلرکس کی جواپ گریڈیشن ہوئی تھی یہ اس کے بعد کا مسئلہ ہے جو چیف منسٹر نے Announce کیا تھا وہ بھی ان کے کنونشن میں کوئی 2015 میں Announce کیا ہے۔ یہ اس طرح نہیں ہے کہ 2013 سے یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ اور اپ گریڈیشن جو ہے It takes years, you should know it, up gradation and

service structure take years اس کو اس کی Deliberation کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت اس پر Calculate کرتی ہے، حکومت اس کے جو Salary کے اندر، فیوچر کے اندر جو Increase آئے گا اس کو Calculate کرتی ہے، ان ساری Calculations کے بعد حکومتیں فیصلہ کرتی ہے۔ اس لئے حکومت Is a serious business اور یہ اس طرح ڈیڈلائنز مڈلائنز پر میں نہیں دے سکتا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: اچھا، ستار صاحب، بابک صاحب او شاہ فرمان تہ بہ آخر کبنې بہ بیا او کړے۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: میڈم! بڑا اہم، اہم مسئلہ ہے اور یہ میں گورنمنٹ کے کام کو میں مزید آسان کرتا ہوں اس میں۔ سروس سٹرکچر اور اپ گریڈیشن تمام ڈیپارٹمنٹس میں میڈم ہمارا ایک مسئلہ رہا ہے۔ ایجوکیشن میں ٹیچر کی، پولیس میں، اس وقت تک میڈم میں نے ان سے معلومات لی ہیں کہ ٹوٹل پولیس کلاس فور سے لیکر آئی جی تک ان کو سروس سٹرکچر ملا ہے۔ 80000 تقریباً اسی ہزار پرسنلز کو صرف ایک کلیریکل سٹاف جو 2300 ہمارے صوبے میں ہے ان بیچاروں کو سروس سٹرکچر کا حق نہیں ملا ہے، ایک یہ بات۔ ہیلتھ میں بھی یہی مسئلہ ہے اس لئے میں گزارش کرونگا گورنمنٹ سے کہ اس میں، اس کو آپ امتیازی نہ بنائیں۔ کسی ایک شعبے میں یا ایک آرگنائزیشن میں، ایک ڈیپارٹمنٹ میں ایک مخصوص طبقے کو سروس سٹرکچر میں شامل کریں باقی لوگوں کو نہ تو اس لحاظ سے تمام سیکٹر میں جتنے بھی سروس سٹرکچر کا مسئلہ ہے، ایک کمیٹی بنائیں ہائی پاور۔ اس میں گورنمنٹ ایک پروپوزل لائے اور اس میں، اس مسئلے کو ایک مستقل حل کی طرف لے جائیں میڈم یہ میری گزارش ہے۔ دوسری میڈم، میں نے اس دن، ادھر ہاؤس میں گزارش کی تھی کہ ہمارے نادرن ریجن میں ہری پور سے لیکر شانگلہ کوہستان تک اس وقت پانچ میگا واٹ پراجیکٹس بنتے ہیں۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: Sattar sahib, please we are sticking to this…

<u>جناب عبدالستار خان</u>: میں آرہا ہوں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں، نہیں۔

<u>جناب عبدالستار خان</u>: میڈم! میں آرہا ہوں۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: ہم تو اس کو کسچین کو، وہ میں لے رہی ہوں باقی نہیں لے رہی۔ جی بابک صاحب۔

جناب عبدالستار خان: میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ مستقل ایک کمیٹی بنائیں سروس سٹرکچر کے مسائل تو پولیس کے کلیریکل سٹاف کو بھی اور ایجوکیشن کے بھی۔۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب Answer دے رہے ہیں اس کا۔

جناب سردار حسین: شکریہ، شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے خیال میں منسٹر صاحب نے بڑا پازیٹو ریسپانس دیا ہے لیکن میں یہ ریکویسٹ کرونگا منسٹر صاحب سے، یہ مسئلہ حقیقتاً جس طرح ثناء اللہ خان نے Raise کیا ہے اس پر بڑا ٹائم لگا ہے۔ اور یہ انتہائی ضروری اسی حوالے سے بھی ہے کہ اگر ہم دیکھیں یونین کونسلز میں، ویلج کونسلز میں جتنا بھی ہمارا بجٹنگ رہتا ہے یا جتنا بھی ہمارا انتظامی امور ہوتے ہیں یہ ویلج کونسل کے جو سیکرٹریز ہیں یونین کونسلز کے جو سیکرٹریز ہیں انکی ذمہ داری بنتی ہے۔ انتہائی اہمیت کا حامل ہے ان لوگوں کا جو Nature of job ہے۔ تو میں ریکویسٹ کرونگا منسٹر صاحب سے کہ اگر اس کام کو ذرا Expedite کر لیں۔ تھوڑا، اتنا ٹائم اس پر نہیں لگتا میرے خیال میں۔ ظاہر ہے اس پر کام ہوا بھی ہے فنانس اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، انتہائی ضروری ہے لہذا ہم بھی سفارش کرتے ہیں کہ اس پر تھوڑا ٹائم لگے اور یہ مسئلہ حل ہو جائے تو میرے خیال میں مہربانی ہو گی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو بابک صاحب۔ شاہ فرمان صاحب بس ھغوی خو وائنڈاپ کڑہ کنہ۔ او کے۔ جی تاسو فائنل دغہ ورکڑئ نو Then I am going to next دغہ۔ عنایت صاحب۔

سینیئر وزیر بلدیات: دیکھیں میں نے پہلے ہی ایشورنس دی ہے ناں ہاؤس کو کہ اس کو جلد از جلد نمٹانے کی میں کوشش کر رہا ہوں اور میں خود سچ بات یہ ہے کہ Feel کرتا ہوں ان لوگوں کے لئے۔ میرے دل کے اندر خود ان کے لئے درد ہے۔ میرا ڈیپارٹمنٹ جو ہے اس کا، ان کا، ان کا ایک Spoke person ہے اس حوالے سے۔ ایک ایڈوکیٹ ہے تو اس لئے، Sponsoring department ہے، اس پروپوزل کا Sponsoring department ہے اس لئے جتنا جلدی ہو جائے تو یہ میرے لئے فائدہ ہو گا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جس کام کے لئے دل میں درد ہو وہ جلدی ہو جاتا ہے تو عنایت صاحب نے کہا کہ دل میں درد ہے I am going to the next item No. 7. Call attentions....(Interruption)... معراج بی بی ایجنڈا ډیرہ غتہ دہ I am sorry, sorry I am getting very late. معراج بی بی تہ ورکڑئ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: دوہ جنرل ایشوز راغلل جی، دوہ د زنانوؤ سرہ تړلی ایشوز راغلل۔ یو د اپوزیشن والا راغلل ھغوی د فنډز خبرہ کوی چې زنانوؤ تہ دا خل بیا فنډز نہ دی ملاؤ شی، سړو تہ ملاؤ شول او موږ تہ نہ دی ملاؤ شوی۔ بل ھغہ پلہ زرین ضیاء بی بی ھغہ Raise کړہ د پرائم منسټر صاحب ریمارکس ئے ھم Raise کړل، پہ دې باندې ھم جی خبرے اوکړئ چې پرائم منسټر صاحب دے معافی اوغواړی او تاسو جی، تاسو تہ ریکویسټ دے چې دا Strongly دغہ کړئ چې مونږہ لہ ھم فنډز ملاؤ شی۔ چې سړو تہ فنډز ملاؤ شوی وی نو مونږہ بیا څہ گناہ کړے دہ چې مونږہ تہ نہ ملاویږی۔ دا پلیز دا وومن کاکسز د طرف نہ، د دے ټولو د طرف نہ دا تاسو تہ دغہ دے چې پہ دې باندې ھم دغہ اوکړئ، چې ایکشن د واغستے شی۔

Madam Deputy Speaker: Okay, Gender, equality for the finance they are saying, I request the treasury benches as well to please take this consideration and Shah Farman sahib carry answer this on behalf of the Government. Jee Nighat Orakzai sahiba.

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: پچھلی گورنمنٹس میں یہ ہوتا تھا کہ اگر ترقیاتی سکیموں میں جیسا کہ 99 constituencies جو تھیں وہ شامل ہوتی تھی روڈز میں اور نکاسی آب میں، دوسری جتنی بھی جو فنڈز کی تقسیم ہوتی تھی اس میں عورتیں، Minority شامل نہیں ہوتی تھیں۔ لیکن جو صوابدیدی فنڈ ہوتا تھا جو امبریلا ہوتا تھا اس میں باقاعدہ Equal fund جو ہے وہ عورتوں کو اور یینارٹیز کو دیا جاتا تھا اور وہ باقاعدہ سکیمیں دی جاتی تھی، وہ کوئی ہاتھ میں چیک یا بریف کیس میں پیسے نہیں دیے جاتے تھے۔ وہ باقاعدہ یینارٹیز کو اور عورتوں کو بلا کے کہتے تھے کہ آپ سکیمیں دیں اور ان سکیموں کی جو، جتنا بھی ایک میل کو اگر وہ فنڈ دیا جاتا تھا چاہے تین کروڑ تھا، چاہے چار کروڑ تھا یا پانچ کروڑ تھا اتنا ہی فنڈ ایک فیمیل یا یینارٹیز کو دیا جاتا تھا جس سے کہ وہ اپنے جو حلقے میں، جہاں پر وہ رہتے تھے اردگرد میں وہاں پر وہ سکیمیں دیتے تھے یا چونکہ پورا صوبہ ان کی Constituency میں اگر آپ دیکھیں تو وہ شامل ہے تو جہاں پر بھی انکا کوئی بھی ایسا بندہ ان سے اگر کوئی سکیم مانگتا تھا تو وہ وہاں پر وہ سکیم دے دیتی تھی یا دے دیتا تھا یینارٹی کے طور پر۔ تو وہ آج اس گورنمنٹ نے وہ تمام بند کر دیے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں، وہ جو ہے تو وہ ایک، بالکل ہمیں دیوار سے نہ

لگایا جائے کیونکہ آج ہم اگر اسمبلی میں بات کر رہے ہیں تو کل کو ہم جو ہے تو اس پر بالکل، مجھے تو ٹریژری بنچوں کا نہیں پتہ لیکن ہم اپوزیشن کی جو خواتین اور مینارٹی لوگ ہیں تو ہم جو ہیں تو باقاعدہ پھر اس ڈیسک کے سامنے، ہم میڈم کا احترام کرتے ہیں تو ہم یہاں پر۔۔۔۔

Madam Deputy Speaker: Shah Farman sahib they asking for like جوانہوں نے وہ دیے ہیں اس کے فنڈز کے بارے میں، شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): شکریہ میڈم سپیکر۔ اصل میں جو فنڈز تقسیم ہوتے ہیں اس صوبے کو Territorially تقسیم کیا گیا ہے 99 Provincial constituencies میں، جو 99 Provincial constituencies ہیں، یہ۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر آبنوشی: میڈم، اگر آپ نے مجھے، میرا جواب نہیں سننا تو میں بیٹھ جاؤنگا آپ لگی رہے۔ میں نے آپ کو جواب ہی نہیں دینا، میں نے آپ کو جواب ہی نہیں دینا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نگہت بی بی۔

وزیر آبنوشی: میں نے آپ کو جواب ہی نہیں دینا، میں دیکھیں، میں اس بات پر حیران ہوں۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نگہت بی بی آپ ان کو سن لیں، نگہت بی بی آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر آبنوشی: میں اس بات پر حیران ہوں کہ کوئی 36 کے Around departments ہیں اس حکومت میں اور خواتین کو صرف پانی کے فنڈ میں دلچسپی ہے تو میں ذرا ان کے ساتھ * + بیٹھ کر یہ بات۔۔۔۔

(شور)

وزیر آبنوشی: کہ آپ کو پبلک ہیلتھ۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر آبنوشی: میڈم سپیکر، میں یہ چاہتا ہوں، دیکھیں نا۔۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاہ فرمان!۔۔۔۔۔

(شور)

---

* بحکم محترمہ ڈپٹی سپیکر حذف کیا گیا۔

وزیرآبنوشی: میں یہ۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں شاہ فرمان، یہ * + بیٹھنے والا لفظ ہٹادوں بس۔

وزیرآبنوشی: اچھا، نہیں نہیں، آپ میری جواب تو سنیں نا؟ میرا جواب۔۔۔۔۔

(شور)

وزیرآبنوشی: میڈم سپیکر، اچھا میرا جواب۔۔۔۔۔

(شور)

وزیرآبنوشی: یار میڈیا والے اس کو نوٹ کریں تاکہ یہ بیٹھ جائیں۔ میڈیا والے اس کی تصویر اتاریں تاکہ یہ بیٹھ جائیں۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہاں ہاں بالکل کردو۔ شاہ فرمان صاحب پلیز دا Words واپس واخلئ۔

وزیرآبنوشی: میڈم! اگر انہوں نے نہیں سننی تو میں بیٹھ جاتا ہوں مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے جواب دینے کی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دا Word دا * + بیٹھنے والا Expunge ہو گیا۔

وزیرآبنوشی: اگر انہوں نے میری بات نہیں سننی تو میں بیٹھ جاتا ہوں مجھے کوئی۔۔۔۔۔

(شور)

وزیرآبنوشی: یہ اپنا Protest جاری رکھے۔۔۔۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ہو گیا Expunge۔

وزیرآبنوشی: یہ اپنا Protest جاری رکھے مجھے کوئی شوق نہیں ہے جواب دینے کا۔ اگر یہ نہیں سننا چاہتی مجھے کوئی جواب، شوق نہیں ہے اس کو جواب دینے کا۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: اچھا شاہ فرمان صاحب! وہ آپ کے لفظ سے وہ ایک لفظ میں نے Expunge کر لی ہے، Okay, agreed۔

---

* بحکم محترمہ ڈپٹی سپیکر حذف کیا گیا۔

وزیرآبنوشی: یہ کونساوالالفظ ہے مجھے پتہ تو چلے ؟میں نے ، مجھے ،اچھاوہ لفظ۔اچھاوہ لفظ۔۔۔۔

(شور)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ یہ آپ نے پہلے دکھایاہواہے دوبارہ میں نہیں Allow کرتی بس ختم۔

(شور)

وزیرآبنوشی: کونساوالالفظ ہے مجھے بتاؤمیں نے کیاغلط بولاہے ؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: امان اللہ صاحب! په دې دغه ليکلی دی، په دې ئې څه ليکلی دی په دې دغه؟

وزیرآبنوشی: نه مړه ما سمه خبره کړې ده، غلې شه، غلې شه، غلې شه تورمخې۔۔۔۔

(شور)

وزیرآبنوشی: نه مړه په زور خبره مه خرابوه، غلې شه۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شاه فرمان خير دے۔

وزیرآبنوشی: دې شکل ته د اوګوره او دې خبرو ته د اوګوره۔ میڈم!اگرجواب سنناچاہتی ہے تو ٹھیک ہےاوراگران لوگوں کوڈرامہ کرناہے تومیں بیٹھاہواہوں کرلیں۔

(تالیاں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ،ثوبیہ بات سنوثوبیہ۔یہ جوسامنے۔۔۔۔

وزیرآبنوشی: کرلیں،کرلیں جواس کی مرضی ہے کرلیں۔

(شور)

Madam Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon Friday. The sitting is adjourned till 03:00 pm Friday.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 05 مئی 2017ء بعدازدوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)